سوال

(95)ہاتھ کے اشارے سے سلام کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ہاتھ کے اشارے سے سلام کہنا درست ہے۔ سرکاری دفاتر میں تو لوگ اپنے آفیسرز کو سلیوٹ مارتے ہیں جس میں صرف ہاتھ کے ساتھ اشارہ ہی ہوتا ہے زبان سے کلمات بھی ادا نہیں ہوتے کیا یہ یہود ونصاریٰ کی عادات میں سے نہیں ہے؟ (ایک سائل۔ بہاولنگر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران ملاقات ہمیں ایک دوسرے کو سلام کہنا چاہیے تاکہ ہماری محبت میں اضافہ ہو اسی طرح سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی مسنون ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اعبدوالرحمن وأطعموالطعام، وأفشوالسلام، تدخلواالجنان)

(الادب المفرد باب افشاء السلام (1010) مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

"رحمان کی عبادت کرو اور (مساکین کو) کھانا کھلاؤ، اور سلام کو عام کرو تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔"

ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لاتدخلواالجنۃ حتی تؤمنواولاتومنواحتی تحابواالاأدلکم علی ماتحابون بہ؟ قالو: بلی یارسول اللہ قال: أفشواالسلام بینکم)

(الادب المفرد، باب افشاء السلام (1009) صحیح مسلم، کتاب الایمان: 93)

"تم اتنی دیر تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک ایمان نہیں لاؤ گے اور تم ایمان نہیں لاؤ گے یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے کام پر نہ کروں کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو انہوں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں سلام کو پھیلا دو۔"

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ آپس میں سلام کو عام کرنے کا حکم ہے اور یہ ہماری محبت کا ذریعہ ہے لیکن صرف ہاتھ کے اشارے کے ساتھ سلام کرنا درست نہیں یہ یہود و نصاریٰ کا فعل ہے جس سے ہمیں روکا گیا ہے اور مختلف محکموں میں جو سلیوٹ کا طریقہ کار رائج ہے یہ بھی انہیں کی تقلید کا نتیجہ ہے مسلمان حکمرانوں اور عامۃ الناس کے لیے درست نہیں۔

"جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا تسلموا تسليم اليهود والنصارى فإن تسليمهم بالأكف والرؤوس والإشارة)

(السنن الکبری للنسائی 2/92(10172) عمل الیوم واللیلۃ (340) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1783)

یہود و نصاریٰ کے سلام کی طرح سلام نہ کرو بے شک ان کا سلام ہتھیلیوں سروں اور اشارہ سے ہوتا ہے اس کا ایک شاہد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے المعجم الاوسط للطبرانی 185،8/184(7376) میں موجود ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری 11/19 میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے یہ حدیث مختلف شواہد کی وجہ سے حسن ہے اور ترمذی کتاب الاستئذان باب ما جاء فی کراھیۃ اشارہ الید بالسلام (2695) میں موجود ہے۔

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں:

"کانوا یکرھون التسلیم بالید"

(الادب المفرد، باب من سلم اشارۃ: 1035)

سلف صالحین ہاتھ کے ساتھ سلام کو ناپسند کرتے تھے پس معلوم ہوا کہ ہمیں سلام کے کلماتِ مسنونہ ادا کرنے چاہئیں۔ صرف ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا یا سر ہلانا یا ہتھیلی کے ساتھ سلام نہیں کرنا چاہیے۔

یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے سلف صالحین اسے پسند نہیں کرتے تھے البتہ حالت نماز میں کوئی سلام کہہ دے یا دور سے کوئی سلام کہے جو سنا نہ جا سکتا ہو تو سلام کے الفاظ کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ویستثنی من ذلک حالۃ الصلاۃ فقد وردت أحادیث جیدۃ أنہ صلی اللہ علیہ وسلم رد السلام وھو یصلی إشارۃ، منھا حدیث أبی سعید "أن رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فرد علیہ إشارۃ" ومن حدیث ابن مسعود نحوہ، وکذا من کان بعیدا بحیث لا یسمع التسلیم یجوز السلام علیہ إشارۃ ویتلفظ مع ذلک بالسلام) (فتح الباری 11/19)

"ہاتھ کے اشارے سے نماز کی حالت میں سلام مستثنیٰ ہے اس لیے کہ جید اور عمدہ حدیثیں مروی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دیا ان میں سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آپ کو حالت نماز میں ایک آدمی نے سلام کہا آپ نے اشارے سے اس کا جواب دیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی طرح ہے اسی طرح جو شخص دور ہو، سلام کی آواز نہ سنتا ہو، اس کو بھی اشارے کے ساتھ سلام کہنا جائز ہے اور اس کے ساتھ سلام کے الفاظ بھی ادا کرے۔" ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب الاداب-صفحہ471

محدث فتویٰ